اونکی اولاد سے بہت ہی چوری چھپے ملتی ہین - اور شہرون مین تو آزادی ہے -
کون کسکا دباؤ مانتا ہے - اوسی کا یہ نتیجہ ہے -
امراؤ - مگر دیہاتی جب بگڑتے ہین تو حد سے زیادہ بگڑ جاتے ہین - مثلاً میان
ارشد علی کا واقعہ آپ سُن چکے ہین -
رسوا - اسکا یہ سبب ہے کہ وہ ان لذتون سے بالکل نابلد ہوتے ہین - جب انکو
اسکا چسکا پڑتا ہے تو وہ اسکی حد سے زیادہ قدر کرتے ہین - اور اہل شہر کچھ نہ کچھ
آگاہ ہوتے ہین - اسلیے اون کو زیادہ شغف اور انہماک نہین ہوتا -

---

رسوا - ہان وہ آپ کی نوچی کیا ہوئی - اَئے ہے بھلا سا نام تھا -
امراؤ - آبادی -
رسوا - آبادی - صورت تو اچھی تھی - مین نے اوسوقت مین دیکھا تھا - جب
تو اوسکا سن کوئی دس گیارہ برس کا تھا - جوانی مین تو اور نکھر گئی ہوگی -
امراؤ - مرزا صاحب آپ کو خوب یاد ہے -
رسوا - یاد کو کیا چاہیے - واقع مین بہت قطعدار عورت ہو گی - ہم بھی اسی نظر سے
دیکھتے تھے کہ کبھی توجوان ہوگی -
امراؤ - تو یہ کہیے - آپ بھی بی ابادی کے اُمیدوارون مین تھے -
رسوا - سنو - امراو جان - میری ایک بات یاد رکھنا - جہان کوئی حسین عورت نظر
پڑے - مجھے ضرور یاد کر لینا - اگر ممکن ہو تو امیدوارون مین نام لکھوا دینا - اور جو مین
مرجاؤن (خدانخواستہ) تو میرے نام پر فاتحہ دے دینا -
امراؤ - اور اگر کوئی مرد حسین نظر آئے ؟ -
رسوا - اپنا نام اوسکے اُمیدوارون مین اور میرا نام اوسکی بہن کے اُمیدوارونمین
لکھوا دینا - بشرطیکہ شرعاً ممنوع ہو -
امراؤ - کیا خوب - شرع کو کہان دخل دیا ہے -
رسوا - شرع کا دخل کہان نہین ہے - خصوصاً ہماری شرع جس مین کوئی بات
فروگذاشت نہین کی گئی -

امراؤ- سیدھی سی ایک یہ بات کیون نہین کہہ دیتے۔

ع-شرعاً تو جانتے ہین عرفاً درست ہے۔

رسوا- یہ اور موقعون پر کہا جاتا ہے- امراؤ جان میری زندگی کا ایک اصول ہے۔ نیکبخت عورت کو مین اپنی مان بہن کے برابر سمجھتا ہون خواہ وہ کسی قوم اور ملّت کی کیون نہو- اور ایسی حرکتون سے مجکو سخت صدمہ پھونچتا ہے جو اوسکی پارسائی مین خلل انداز ہون۔ جو لوگ اوسکے ورغلانے یا بدکار بنانے کی کوشش کرتے ہین۔ میری راے مین قابل گولی مار دینے کے ہین۔ مگر فیّاض عورتون کے فیض سے مستفید ہونا میرے نزدیک کوئی گناہ نہین ہے۔

امراؤ- سبحان اللہ!۔

رسوا- خیر اب اس فضولیات کو رہنے دیجیۓ- آبادی جان کا حال کہیۓ۔

امراؤ- مرزا صاحب اگر آپ اوسکو جوانی کے عالم مین دیکھتے تو یہ شعر ضرور آپ کی زبان پر ہوتا۔ ؎

جوان ہوتے ہی وہ تو اور ہی کچھ ہو گۓ اے دل ؂

کہان کی پاکبازی ہم بھی اب نیت بدلتے ہین ؂

جوان ہو کے اوسنے وہ صورت شکل نکالی تھی کہ سو پچاس رنڈیون مین ایک تھی۔

رسوا- اب کیا ہوی- خدا کے لیۓ جلدی کہیۓ- مر ج شہر چلی گئی- مر گئی- آخر آفت ہی کیا ہوی- جو آپ ایسے مایوسی کے کلمات کہتی ہین۔

امراؤ- ہم سے گئی- جہان سے گئی- رسوا- آخر ہے اب کہان؟۔

امراؤ- اسپتال مین ہے اور کہان ہے۔ رسوا- یہ کہیۓ- گل جوانی بشگفت۔

امراؤ- جی ماشاء اللہ سے خوب پھولی پھلین- صورت بگڑ گئی- رنگت اولٹا توا ہو گئی- ناک بیٹھ گئی- تمام بدن مین چھپتے پڑ گئے- بال گر گئے حلق مین چھید ہو گۓ- غرضکہ نشتر کرم ہو گئے- اب جان کے لالے پڑے ہوے ہین۔

رسوا- یہ ہوا کیا تھا۔

امراؤ- اے ہے- ہوا کیا تھا- موے لونڈون گھیری- سفلی پہ جھوری- مین نے بہت چاہا کہ آدمی بنے- نہ بنی- مین نے کیا نہین کیا- اوستاد جی کو نوکر رکھا- تعلیم دینا شروع کیا۔

مگر اوسکا دیدہ ایسی باتون مین کب لگتا تھا جب سے جوان ہوئی ۔ مین نے کمرہ علحدہ کر دیا تھا۔ شہر کے چند ذاتِ شریف آکے بیٹھنے لگے ۔ دن رات گالم گلوج ۔ دھنگا مشتی ۔ جوتم ۔ جاتا ۔ اکِ آفت رہتی تھی ۔ ناک مین دم ہو گیا تھا ۔ کسی پر بند نہین ۔ جو آیا ۔ وارد ۔ مین نے مارا ۔ پیٹا ۔ سمجھایا ۔ مگر وہ کب سنتی تھی بچپنے ہی سے اوسکی نگاہ بدتھی ۔ اوس زمانے مین نواحسینی کا نواسہ چھمّن آیا کرتا تھا ۔ اوس سے کھیلا کرتی تھی ۔ مین نے یہ خیال کیا ۔ بچے ہین کھیلنے دو ۔ آخر کچھ ایسی باتین آنکھ سے دیکھین کہ چھمّن کی آمد رفت موقوف ہوی ۔ ایک صاحب میرے پاس تشریف لایا کرتے تھے ۔ ذرا خوش گلو تھے ۔ مین گوارا کرتی تھی ۔ اون سے چھیڑ چھاڑ شروع کی تھے تو شریف خاندان سے مگر طبیعت پاجی تھی ۔ نہ میرا لحاظ کیا ۔ نہ اپنی حیثیت دیکھی ۔ ایک دن سر شام دیکھتی کیا ہون ڈیوڑھی مین بی آبادی سے باتین ہو رہی ہین ۔

چھٹن صاحب ۔ اری مین تو تیری صورت کا عاشق ہون ۔ ہائے آبادی کیا کرون امراؤ جان سے ڈرتا ہون ۔

آبادی ۔ ہٹو ایسی باتین مجھسے نہ کیا کرو ۔ ڈر کاہے کا ۔

چھٹن نے آبادی کے گلے مین ہاتھ ڈال دیا ۔

ظالم ۔ کیا پیاری پیاری صورت ہے ۔

آبادی ۔ پھر تمھین کیا ؟

چھٹن ۔ (ایک بوسہ لے کے) ہمین کیا ۔ مرتے ہین ۔ جان جاتی ہے ۔

آبادی ۔ موے چار آنے تو دئے نہین جاتے مرتے ہین میان مرتے سب کو دیکھا ہے ۔ جنازہ کسی کا بھی نہین دیکھا ۔

چھٹن ۔ چار آنے ! جان حاضر ہے ۔

آبادی ۔ نگوڑی جان کو مین لے کے کیا کرون ۔

چھٹن ۔ ہماری جان کسی کام ہی کی نہین ۔

آبادی ۔ اے اب باتین نہ بناؤ ۔ چوئی جیب مین پڑی ہو تو دیتے جاؤ ۔

چھٹن ۔ واللہ ۔ اماّن کی تنخواہ نہین بٹی ۔ پرسون ضرور ضرور لیتا آؤن گا ۔

آبادی ۔ اچھا تو اب جان چھوڑو ۔ جاؤ ۔ چھٹن ۔ اچھا تو ایک بوسہ تو اور دے دو ۔

آبادی کو چھٹن نے گلے لگایا۔ آبادی نے اونکی جیب مین ہاتھ ڈالا۔ کہین اتفاق سے تین پیسے پڑے ہوئے تھے۔ نکال لیے۔

چھٹن۔ تمھین ہمارے سر کی قسم یہ پیسے نہ لینا۔ باجی نے رنگ کی پڑیان اور رستی منگائی ہے۔

آبادی۔ تمھارے سر کی قسم مین تو نہ دونگی۔

چھٹن۔ آخر کیا کروگی۔ پرسون چوتی لینا۔

آبادی۔ واہ خاگینہ لین گے۔

چھٹن۔ تین پیسے کا خاگینہ۔ اچھا ایک پیسہ لے لو۔

آبادی۔ تین پیسے کا خاگینہ کچھ بہت ہوا۔ نگوڑا بہت دن سے جی چاہتا ہے۔ بیوی لینے نہین دیتین۔ کہتی ہین پیٹ مین درد ہوگا۔ مین تو ایک دن چھپا کے ایک آنے کا خاگینہ کھا گئی۔ کچھ بھی تو نہین ہوا۔

مین نے دل مین کہا۔ کیون نہ ہو۔ موئی کال کی ماری بلا کوشس۔ ہم تو ذرا سا بھی کھالین تو بدہضمی ہو جائے۔

رسوا۔ کیا اِسی کال مین لیا تھا۔

امراؤ۔ جی ہان۔ ایک روپیے کو۔ مان بیچ گئی تھی۔ تین دن کے فاقے سے تھی۔ مین نے روٹی کھلائی۔ اور ایک روپیہ دیا۔ مرزا صاحب۔ مجھے بڑا ترس معلوم ہوا۔ مینے تو کہا تھا۔ میرے پاس رہ۔ مگر نہ رہی

رسوا۔ کمبخت کبھی پھر بھی آئی تھی۔

امراؤ۔ جی کئی دفعہ آئی۔ لڑکی کو دیکھ کے بہت خوش ہوئی۔ مجکو دعائین دیتی تھی۔ سال مین دو ایک مرتبہ آجایا کرتی تھی۔ مجسے بھی جو کچھ ہوسکتا تھا سلوک کرتی تھی۔ اب کئی برس سے نہین آئی۔ خدا جانے مرگئی۔ یا جیتی ہے۔

رسوا۔ ذات کیا تھی۔ امراؤ۔ پاسن۔

رسوا۔ اچھا تو وہ قصہ تو رہ گیا۔ چھٹن نے چوتی دی یا نہین دی۔

امراؤ۔ میری جانے بلا۔ چھٹن کے جانے کے بعد مین نے موئی کو منہ ہی منہ خوب کچلا۔ پیسے چھین کے چوک مین اوچھال دیے۔

میرے کمرے کے برابر ایک اور چھوٹا سا کمرہ تھا۔ کوی دو روپے مہینہ کرائے کا۔ اوسمین ایک رنڈی آکے رہی تھی۔ حُسنا۔ ابھی جوان تھی۔ اوسکی اور آبادی کی رگت خوب ملی۔ دن بھر وہاین بیٹھی رہا کرتی تھی۔ ساری خصلتین حسنا کی اسنے اختیار کرلین۔ جیسی وہ رنڈی تھی۔ ویسے اوسکے آشنا۔ ایک آیا۔ پاؤ بھر پان تیل کی پیٹے چلا آتا ہے۔ دوسرا پچاس آم دو آنے سیکڑا کے لیتا آیا کسی سے دو گزینو کی فرمائش ہے۔ کسی سے مخملی بوٹ کا جوتا ہے۔ میلے تماشے مین دو چار گرگے ساتھ ہین۔ بڑے صافے بندھے ہوئے۔ کف دار کرتے یا انگرکھے کمر کے پاس سے چست۔ کوی دھوتی باندھے ہے۔ کوئی چست گھٹنا ڈانٹے ہے۔ ہاتھ مین لٹھ ہین۔ گلون مین ہار پڑے ہوے۔ بی حُسنا ٹھمک ٹھمک اون کے ساتھ چل رہی ہین۔ ہرن والی سرا مین جاکے ایک بوتل ٹھرے کی اوڑی۔ وہان سے چلے تو جھومتے جھامتے۔ لڑکھڑاتے۔ گاتے۔ ناچتے۔ بی حُسنا ابھی اسکے بغل مین تھین۔ ابھی اوسکے گلے مین ہاتھ۔ سرراہ۔ گالم گلوج۔ نوچم کھسوٹ۔ جوتم جاتا ہو رہا ہے۔ اس حالت مین دو ایک تو رستے ہی مین گرپڑے تین چار میلے تک پہونچے۔ وہان چرس پر دم پڑے۔ ان مین سے جو کوئی ہوشیار رہا اوسنے بی حسنا کو گانٹھ لیا۔ اور یارون کو دھتا بتائی۔ اپنے گھر لے گیا۔ یا انھین کے کمرے پر آکے ٹھہرا۔ اور یار جب میلے سے پلٹ کے آئے کمرے کے نیچے کھڑے چیخ رہے ہین گالیان دے رہے ڈھیلے مار رہے ہین۔ بی حسنا اول تو کمرے مین ہین نہین۔ اور اگر ہین بھی تو بولین کیون۔ اتنے مین کوئی برقنداز چلا آیا۔ اوسنے مجمع خلاف قانون کو برہم کیا۔ سب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

پس یہی انداز آبادی بھی چاہتی تھی۔ بھلا مین اسکی کب روادار ہوتی۔ آخر حسین علی (میرے پاس ایک نوابصاحب آیا کرتے تھے۔ اون کے خدمتگار کا نام تھا) کے ساتھ نکل گئین۔ اوسکے گھر جاکے بیٹھین۔ وہان اوسکی جورو نے قیامت برپا کی۔ گھر سے نکل گئی۔ میان حسین علی اسپر لٹو تھے۔ بیوی کے نکلجانے کی بھی اونھین کوئی پروا نہوئی۔ مگر مشکل یہ درپیش ہوی کہ اب کھانا کون پکائے۔ بی آبادی کو چوکھا پھونکنا پڑا۔ یہ اسکی کب عادی تھین۔ بہرطور چند روز یون گذرے۔ یہین ایک بچہ جنین خداجانے حسین علی کا تھا۔ یا کسی اور کا۔ دو مہینے کا ہوکے وہ بچہ جاتا رہا۔ ادھر حسین علی

کی جورو نے روٹی کپڑے کا دعوی کیا - ڈیڑھ روپیہ مہینے کی ڈگری ہو گئی - تین روپیہ نواب دیتے تھے - ڈیڑھ روپیہ مین کیا ہوتا - اوپر کی آمدنی پر بسر تھی - اوس سے بھی کچھ نہ چلی - بی آبادی کسی قدر چٹوری بھی تھین - آخر میان حسین علی کے گھر سے نکل کے محلے کے ایک لڑکے مُنّے کے ساتھ بھاگین - اس لڑکے کی مان پٹھانی کٹنی بڑے مشہورون مین تھین - جہان دو چار قلندریان اور رہتی تھین - وہین انکا بھی ٹھکانا ہو گیا - بی پٹھانی کی روزی مین کسی قدر اور وسعت ہوی - مُنّے براے نام رہگئے - میان مُنّے کے ایک پیر بھائی میان سعادت پٹھانی کو جُل دے کے وہان سے لے اوڑے - یہ اپنی مان پاس لے گئے - انکی والدہ کو مرغیون سے شوق تھا - مکان کے پاس ایک تکیہ تھا - وہان مُرغیان چرا کرتی تھین - بی آبادی اونکی حفاظت پر متعین ہوئین - میان سعادت کسی کارخانے مین کام کرتے تھے - دن بھر وہان چلے جاتے تھے - یہ مرغیان ہنکایا کرتی تھین - وہان انھون نے محمد بخش گلو کنجڑے کے لڑکے سے راہ و رسم پیدا کی - بلکہ سعادت کی مان نے یہ معاملہ دیکھ بھی لیا - بیٹے سے کہا - اونے خوب جوتے مارے - میان محمد بخش کے ایک اور یار تھے - میان امیر - نواب امیر مرزا کے خدمتگارون مین نوکر تھے - یہ فن تماشبینی مین طاق تھے وہ اوڑا لے گئے - اونھون نے ایک مکان مین لیجا کے رکھا - یہان اور یارون کا مجمع بھی رہتا تھا - بی آبادی سب کی دلجوئی مین مصروف رہتین - اس زمانے مین نہین معلوم کسکی برکت سے خوب پھولی پھلین - بھلا اب میان امیر کے کس کام کی تھین - اونے اوٹھا کے اسپتال مین بھجوا دیا - بالفعل وہین تشریف رکھتی ہین - اگر آپ فرمایئے تو بلوا دیجایئن - رسوا - مجھے تو معاف ہی کیجیے -

---

ہاتھ آئی مراد مُنہ مانگی
دل نے پائی مراد مُنہ مانگی

رجب کی نوچندی تھی - کچھ بیٹھے بٹھے میرے دل مین آئی - چلو درگاہ چلین - زیارت ہی کرین - سہ پہر شام سوار ہو کے پہونچے - بڑا مجمع تھا - پہلے تو مین مردانی درگاہ کے صحن مین ادھر ادھر ٹہلا کی - پھر جا کے شمعین جلائین - حاضری چڑھائی - ایک صاحب